© rasailojaraid.com

پروفیسر خالد شبیر احمد

شورش کاشمیریؒ

(تاریخ انتقال: ۲۵/اکتوبر ۱۹۷۵ء)

لاؤ کہیں سے ڈھونڈھ کے شورش سا دیدہ ور
چلتا رہا جو راہِ صداقت پہ بے خطر

ہر اک ادائے دلبری وہ ساتھ لے گیا
جرأت، جنون و عشق تھا سب اس میں جلوہ گر

ٹکرا گیا وہ ظلم کی ہر ایک رِیت سے
وہ شیر دل کہ چیتے کا رکھتا تھا جو جگر

تھا ذوقِ نعت گوئی میں وہ ایسا منفرد
ہر حرف میں تھا سیرتِ محبوب کا اثر

فنِ خطابت آج بھی نازاں اُسی پہ ہے
دیتا رہا ہے داد بخاریؒ سا تاجور

اک خاص ربط تھا اسے خیر الانام سے
تڑپتا رہا وہ عشقِ پیغمبر میں عمر بھر

رکھتا تھا چونکہ سطوتِ افرنگ پاؤں میں
کیا کیا ستم نہ سہہ گیا وہ اپنی جان پر

بخشے جو اپنے کام سے خود نام کو دوام
لاؤ کہیں سے ڈھونڈھ کے شورش سا بخت ور

اونچی اڑان اُس کے تخیل کی آج بھی
اُس کے ہر ایک حرف سے روشن نگر نگر

جس کے جری تھے سارے یمین و یسار میں
افضلؒ، حبیبؒ، شیخؒ، بخاریؒ سے نام ور

زندہ رہا تو زندگی کو اُس پہ ناز تھا
مر کے وہ اور ہوگیا نظروں میں معتبر

کیا کیا نہ رونقیں رہیں اُس کے وجود سے
جس کا وجود سُود و زیاں سے تھا بے خبر

کیا دبدبہ تھا اُس کے تکلم کا دوستو!
لرزاں ہے جس کے نام سے چناب کا نگر

بستانِ مصطفیٰ کا مہکتا ہوا گلاب
جس کی مہک سے آج مہکتے ہیں بام و در

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں یاد مجھ کو اُس کے جنوں خیز معرکے
ویراں ہے جس کے بعد یہ جنوں کی راہ گزر

جس کے جلو میں لشکرِ جرأت تھا ضوفگن
جس کے قلم سے لرزہ براندام اہل زر

تقریر میں امیر شریعتؒ کی تھی جھلک
افکار میں تھے حضرتِ اقبالؒ راہ بر

لہجے میں جس کے تھی کھنک ابوالکلامؒ کی
ابوالکلامؒ کا تھا اثر اس کے نطق پر

تحریر میں وہ جس کی فصاحت ظفرؒ کی تھی
اسلوب جس کا آج بھی روشن ہے اَوج پر

یوں تو ادیب آئیں گے لاکھوں جہان میں
شورشؒ سا پیدا ہوگا نہ اب کوئی نام ور

کرتا رہا جو ختم نبوت پہ جاں نثار
تھی زیست اس کی ساری مجاہد کا کروفر

غربت کے باوجود بھی دنیا پہ چھا گیا
عظمت ہے جس کا نام لکھا ہے چٹان پر

چمکا وہ آسمانِ صحافت پہ اس طرح
روشن ہیں جیسے مہر و قمر آسمان پر

شوریدہ سر کہ عزم و عزیمت میں بے مثال
تنہا ہی تھا وہ بھاری ہر اک سیلِ تند پر

کہتا رہا ہمیشہ، سمجھتا تھا جس کو حق
وہ بے نیازِ خوف تھا کیسا تھا وہ نڈر

اُس دور کے تھے جتنے بھی فرعون دوستو!
اُس کی گرج کے سامنے منقار زیر پر

شورش سا کوئی دوسرا پاؤ گے اب کہاں؟
بن بن کے شورش مر گئے کیا کیا نہ سخن ور

احرار سخت کوش سے وہ فیض یاب تھا
میدانِ جنگ میں ڈٹ گیا وہ سینہ تان کر

خالدؔ جہادِ زیست سے وہ سرخرو ہوگیا
لاریب اُس پہ ساقی کوثر کی تھی نظر

© rasailojaraid.com